غزل سودا

معذور نہیں اسکی تجلی کے بیان کا
جون شمع سراپا ہو اگر صرف زبان کا

پردیکو تعین کے در دل سے اٹھا دے
کھلتا ہی ابھی ہین طلسمات جہان کا

[illegible]
[illegible]

اس گلشن ہستی مین عجب دید ہی لیکن
جب چشم کھلی گل کی تو موسم ہی خزان کا

دکھلائیے لیجا کے تجھے مصر کا بازار
لیکن نہین خواہان کوئی وان جنس گران کا

سودا جو کبھی گوش سے ہمت کے سنے تو
مضمون یہی ہی جرس دل کی فغان کا

ہستی سے عدم تک نفس چند کی ہی راہ
دنیا سے گذرنا سفر ایسا ہی کہان کا

غزل سودا

غیرت ہی کرم ہم پہ ستم واہ واہ دیکھ لیا بس تمہیں بھی صنم واہ واہ

[illegible] [illegible]

دیکھ کے تازہ بنا خانۂ مشرب مرا کہتے ہیں نت ساکن دیر و حرم واہ واہ

[illegible] [illegible]

جو کوئی ایسی غزل کہہ کے اسے سودا لکھے اپنے زمین سے ہوتا لوح و قلم واہ واہ

غزل نظیر

چھوٹا بڑا نہ کم نہ مجھولا ازاربند
ہی اس پری کا سب مین امولا ازاربند

ہر ایک قدم پہ شوخ کی زانو کے درمیان
کھاتا ہی کس طرح سے جھکولا ازاربند

گوٹا کناری بادلہ مقیش کے سوا
تھے چار تولے موتی تو تولا ازاربند

بننے مین ہاتھ میرا کہین لگ گیا تو وہ
لونڈی سے بولی جا مرا دھولا ازاربند

اور دھو نہین تو پھینک دی ناپاک ہو گیا
وہ دوسرا جو ہی سو پرولا ازاربند

اکدن کہا یہ مین نے کہ ایجان آپکا
ہم نے کبھی مزے مین نہ کھولا ازاربند

سنکر لگی یہ کہنے کہ ای واہ چھڑے چوش
ویسا تو کچھ نہین میرا بھولا ازاربند

اکرات میرے ساتھ وہ عیار مکرباز
لیٹی چھپا کے اپنا امولا ازاربند

جب سو گئی تو مین نے بھی ہمت سے اسکے آہ
پہلے تو چپ کے چپکے ٹٹولا ازاربند

آخر بڑی تلاش سے اس شوخ کا نظیر
جب آدھی رات گذری تو کھولا ازاربند

جرات

اسے رحم جب مجھ پہ آنے لگا
تو صحبت سے گردوں چھڑانے لگا

یہہ جانا جب اسنے کہ مرتا ہی یہہ
تو ہر بات مین روٹھہ جانے لگا

کسی نے جو پوچھا خفا کس سے ہو تم
اشارے سے مجھکو بتانے لگا

مزاج آیا ہنسنے پہ تو غیر سے
لڑا آنکھہ مجھکو لڑانے لگا

مین رہ کر جو کہنے لگا درد دل
وہ منھہ پھیر کر مسکرانے لگا

وہ حرف وفا سے جو آگہ ہوا
فلک اسکو الٹا پڑھانے لگا

محبت سے دل لیکے آخر کو آہ
وہ بیدرد کیا کیا ستانے لگا

تب اس پاس قسمت ہمین لای آہ
کہ گھر سے کہین جب وہ جانے لگا

منانا پڑا اور الٹا مجھے
محبت جو مین آزمانے لگا

غرض دلکے لگ جاتے ہی عشق آہ
عجایب تماشا دکھانے لگا

کہ منت سے بٹھلاے تھا جو مجھے
مین اب اسکی باتین اٹھانے لگا

دیا اوسکے جو در پہ جرات نے جی
تو الحمد للہ ٹھکانے لگا

غزل از سوز

تم کرو سیر گلستان واہ واہ
ہم رہین محبوس زندان واہ واہ

تم چمن مین ہم قفس مین یا نصیب
واہ واہ ای عندلیبان واہ واہ

تا سحر ہم بزم تم اسکے رہو
واہ واہ شمع شبستان واہ واہ

ہم رہین پروانہ سان گردلگن
سب کرین سیر چراغان واہ واہ

سوز کو دے اپنے یون پہلو مین جا
واہ واہ گور غریبان واہ واہ

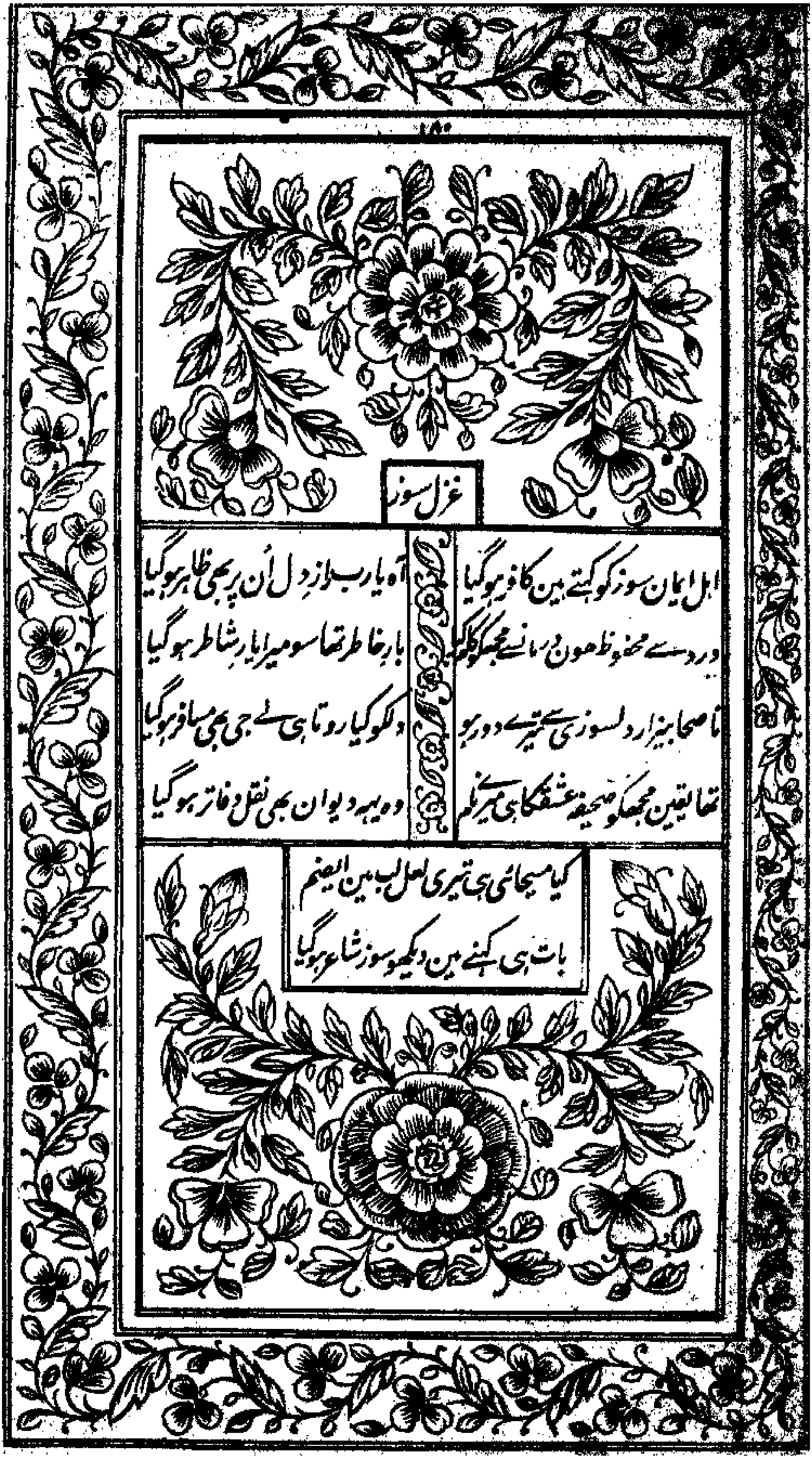

غزل سوز

اہل ایمان سوز کو کہتے ہین کافر ہو گیا
آہ یارب راز دل اُن پر بھی ظاہر ہو گیا

درد سے محفوظ ہون زمانے مجھکو کلکہ
بار خاطر تھا سو میرا یار شاطر ہو گیا

ناصحا بیزار دلسوزی سے تیرے دور ہو
دلکو کیا روتا ہی لے جی بھی مسافر ہو گیا

تھا یقین مجھکو صحیفہ عشقکا ہی میر نام
وہ یہہ دیوان بھی نقل دفاتر ہو گیا

کیا مسیحائی ہی تیری لعل لب مین اے صنم
بات ہی کہنے مین دیکھو سوز شاعر ہو گیا

غزل سودا

گل پھینکے ہی اورون کی طرف بلکہ ثمر بھی ‌ ‌ ای خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

کیا ضد ہی مری ساتھ خدا جانی وگرنہ ‌ ‌ کافی ہی تسلی کو مری ایک نظر بھی

ای ابر قسم ہی تجھی رونی کی ہماری ‌ ‌ تجھ چشم سی ٹپکا ہی کبھو لخت جگر بھی

کس ہستی موہوم پہ نازان ہی تو ای یار ‌ ‌ کچھ اپنی شب و روز کی ہی تجھکو خبر بھی

تنہا تری ماتم مین نہین شام سیہ پوش ‌ ‌ رہتا ہی سدا چاک گریبان سحر بھی

ای نالہ صد افسوس جوان مرنی پہ تیری ‌ ‌ پایا نہ تنک دیکھنی تین تو نی اثر بھی

سودا تیری فریاد سی آنکھون مین کٹی رات ‌ ‌ آئی ہی سحر ہونیکو ٹک تو کہین مر بھی

غزل لطیف

ترے باغ حسن سے اے صنم نہ تو گل ملا نہ ثمر ملا ❀ مگر ایک شاخ جدائی سے جو ملا سو خار جگر ملا

[illegible]

[illegible]

یہی داغ ہی ہماری بلبلو کہو کیا ہو وہ کدھر گیا ❀ جو اڑا یہ صحن چمن سے اب کہیں اسکا پھر نہ پتہ ملا

[illegible]

[illegible]

کبھی دیر پہ دیکھے جا رہا کبھی جی حرم سے لگا رہا ❀ پہ سوائے دل کے لطیف کہیں یار کا نہیں گھر ملا

غزل لطیف

جہان کے جور و جفا ایدل بتہ تنکو کب جتن کریگا
یہہ وہ بدن ہی جدا ہو تجھسے زمین کے نیچے گلا کریگا

جہان تو عمر عزیز تیری سراپا رنج و بلا مین گذری
عذاب دوزخ ہو جب تیرے پر تو کیسے ہوش من کریگا

پھر ایسی مشکل سے کرنے ہی کون مشکل کشا جہان مین
مگر جو مشکل کشا ہی تیرا وہ نار دوزخ چمن کریگا

جہان کے ماتم سرا مین یارو یہہ غم کسی سے ادا نہوگا
جو غم کہ شہدای کربلا کا جناب حضرت حسن کریگا

لطیف سچ ہی کہ حوض کوثر اسیکے خاطر خدا بنایا
الم مین آل نبی کے رو رو جو موج دریا مین کریگا

غزل لطیف

تری ستم سے جو اشک رنگین مری نہین ہیے ڈھلا کریگا
تو کیون نہ رو رو کے لعل و گوہر او اپنی انکھین لٹا کریگا

یہ وہ نہین ہی کہ جسکے ظالم فلک پہ بادل ابھی روانی
جلا الہین وہ کیون جہان نہین کہ بنگ پون ستم کا چلا کریگا

ہم اپنے ہاتھون سے کر چکے ہین یہ عمر کی مجمرین دلکو
لہان تک تو اری ای ظالم جلی ہمنی پہ جلا کریگا

لطیف آل عبا کی خاطر جہان رنج و بلا کو سہجا
جناب شاہ نجف ترے تین مجاور کربلا کریگا

روشن جہانی کا جھوتہ ہیسے تو ملکی آفر جلیگا گھر کو
تو ہیسے روٹھا ہوا ای ظالم جہنہین کہ بنگ تلا کریگا

غزل انشا

اگر ہے پنجوں کے بل پہ چلنا نہ کیوں کہ گشتہ ہو وان انگا — سجا سجایا کسا کسایا ہے مچ تو دیکھو غضب خدا کا

[illegible] — [illegible]

برنگ گل کے بھلا میں کیونکر ان چھپ و کنار تنگ سے — کنار میں اسکو تنگ کھینچے ہوا ہے مقدور اب قبا کا

[illegible] — [illegible]

جو شخص طالب حسین کا ہو تصدق اسکے کیسطرح ہو ن — غلام فرزند وہ بھی ہے انشا شہید میدان کربلا کا

غزل سودا

گلہ لکھوں میں اگر تیری بیوفائی کا | لہو میں غرق سفینہ ہوا آشنائی کا

زبان بیچ [illegible] شکستہ بالکے
سر جب [illegible] تمنا [illegible] بیچ

[illegible] تیغ
سمجھ [illegible] تیری [illegible]

دماغ جھڑ گیا آخر ترا نہ ای نمرود | چلا نہ پشہ سے کچھ بس تیری خدائی کا

[illegible] زبان [illegible]
[illegible] کا [illegible]

[illegible] زینت [illegible]
[illegible] تیری [illegible]

طلب نہ چرخ سے کرنا تو رحمت ای سودا | پھری ہی آپ یہ کاسہ لئے گدائی کا

غزل سوز

قضارا وہ قاتل ادھر آن نکلا
کہ لینے کو جسکے میرا جان نکلا

سر نعش پر ہو کے بولا کہی ہی
یہہ کشتہ تو کچھہ جان پہچان نکلا

چھری لیکے من بعد سینے کو چیرا
تو دل کی جگہہ خشک پیکان نکلا

پٹک سر کہا ہای مین نے کہا کیا
مین سمجھا تھا کچھہ یہہ مرا جان نکلا

سنو مرے رہنے والو مگر سوز ہی یہہ
بھلا اُسکے دلکا تو ارمان نکلا

بھلا سوز ایسا تہا جسکے خاطر
یہہ خورشید پھاڑے گریبان نکلا

غزل سوز

بس ای دل ناتوان بس چپ رہ	روزو مت کھو تو جان بس چپ رہ
غل نکر غل نکر کہ تیری آہ	پہنچی تا لامکان بس چپ رہ
آنکھین جاتی رہینگی او نادان	میرا کہنا تو مان بس چپ رہ
تیرے رونے پہ لوگ روتے ہین	بس نرو میری جان بس چپ رہ
پھول ہنستے ہین تیرے رونے پر	میرے غنچہ دہان بس چپ رہ
شعر کاہیکو ہین شرارے ہین	سوز آتش زبان بس چپ رہ

بانگ درا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

غزل سوز

ای دل سنیگا یار چپ رہ — کر نالہ نہ بار بار چپ رہ

فریاد کہاں تلک کریگا — بس ای دل بیقرار چپ رہ

تو درد نہ سن سکیگا جانی — مت پوچھ تو حال زار چپ رہ

ناصح تجھے کیا فایدہ بکے سے — دل پر نہیں اختیار چپ رہ

کیون سوز یہ آہ و نالہ کیا ہی — ای کشتۂ انتظار چپ رہ

غزل

مین وہ نہین ہون کہ تجھ سے دل مرا پھر جاے
پھرون مین تجھ سے تو مجھ سے مرا خدا پھر جاے

یقین ہی کہ جدھر کو وہ دلربا پھر جاے
مثال قبلہ نما دل مرا وہین پھر جاے

الٰہی وہ نہ پھرے جسکے غم مین مرتا ہون
بلا سے خلق پہ گو خنجر جفا پھر جاے

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جاے
بتون سے ہم نہ پھرین ہمسے گر خدا پھر جاے

بکھیر دیوے جو بالون کو اپنے مکھڑے پر
تو کیا عجب ہی کہ آئی ہوئی گھٹا پھر جاے

غزل سودا

غیر پہ ہی نت کرم ہم پہ ستم واہ واہ — دیکھ لیا بس تمہین ہم نے صنم واہ واہ

مہر کرے یا جفا جسمین ہو اسکی رضا — جسکی رضا ہین سدا گذرے جو دم واہ واہ

سبز کیا کشت کو برس کے عالم کو تو — ٹک تو ادھر بھی کبھو ابر کرم واہ واہ

خانہ مشرب کی دیکھ تازہ بنا کو مرے — کہتے ہین نت ساکن دیر و حرم واہ واہ

کہنے لگے جو کوئی ریختہ سودا طرح

اسپہ زمین سے ہو تا لوح و قلم واہ واہ

غزل عاجز

سجن کا آنا سجن کا جانا سجن کا رہنا سجن کا ہنسنا — بہار گلشن ہے قیامت غضب خدا کا کلی کا کھلنا

سجن کی انکھیں سجن کے پلکیں سجن کے زلفیں سجن کے تیر — سدا ہیں کیفی سدا ہیں ہمچی سدا ہیں خونی سدا ہیں جا

تیرے کمر کو تیرے دہن کو تیرے لبوں کو تیرے سخن کو — وہم سا سمجھا عدم ہو دیکھا عقیق پایا ہیں خوب جانا

سخنوری میں قلندری میں برہمنی میں جنونیوں میں — ہیں یوں سخنوری میں قلندری میں ہیں یوں سا پایا ہیں جو دیکھا

مری رباعی مرا مخمس میرا تخلص خیال میرا
ہی ہے مسکوں ہے نظم کا ہیچی ہے وطلبری نقش دریا

جرات

بلائین ہاتھوں نے میری جو لین تمہاری رات
بلائین ہاتھوں کے لیتا رہا مین ساری رات

پڑے تڑپتے ہین بستر پہ آہین بھر بھر کے
جو یاد آتی ہی صورت وہ پیاری پیاری رات

پلک ذرا نہ جھپکتی تھی دل دھڑکتا تھا
کسیکے وعدے پہ حالت تھی یہ ہماری رات

اگرچہ دن بھی کٹتے ہی بری طرح سے ولے
تیرے مریض پہ آتی ہی سخت خواری رات

سحر کو پارۂ بستر نظر پڑا نہ کہین
تڑپھ تڑپھ کے یہہ کی ہجنے بیقراری رات

اب اسکی عدی پہ یون روز و شب کٹتی ہین
قدم شماری ہی دن کو تو دم شماری رات

صدای شب نہین یہ جو تیری عاشق کی
کری ہی حال زبون پر یہ آہ و زاری رات

تیری مریض پہ کیا جانے کیا ہوا تا صبح
کہ لوگ کرتے تھے گرد اسکے اشکباری رات

الہی پہلی مری تن سے جی روانہ ہو
کہ تا کہی نہ کوی وصل کی سدھاری رات

جدا ہوی ہون جو اس لب سے لب تا دم صبح
میسر آئی ہی ایسی بھی کبہ باری رات

پہ ہای اب تو وہ صحبت نہین ہی خواب میں بھی
اسی خیال مین ہم جاگتی ہین ساری رات

شب فراق کٹی کس طرح سے ای جرأت
یہ رات وہی کہ کہتی ہین جسکو بھاری رات

غزل معزز

میں نے ابتک تو تیرا عشق نبھایا آہا کیا کیا سو درد و غم
ہائے افسوس صنم تو نے نہ چاہا آہا بانی ظلم و ستم

خود بخود دیکھو یکایک میں کیوں کہ یا تجھے تیرے بن گذرا کچھ
دل پہ رو دیہ پہلو میں گرا آہا یاد کر تجھکو صنم

کاہے کاہے کو سجے تم روس سے ہو ستم آ کر یار کو جی
جات ہے جان مری منتی کرا آہا آپ ہو جاو رحم

سارے گہنا پہن کی تو تعصیر کری تمی تیندی میتی جان لنبدی
پھندری جان دا تیری تجھ پی لگا آہا کچھ نہیں تیرے کرم

ایسی کایہ چک تالی سا تمک گترا ناریاس ہم تلاناہی ان
جان و تن و گود نے مارا آہا یا زور انکا ظلم

نا ردی نا ردی خودی نے و رتو نی و می ای اخل دل
وہ معشوق و شایستہ ادا آہا کچھ نہیں بیش و کم

بمرغ العمر فی الہجر لہا یا صنمی ثم باتد کن
تا انتم آہا آہا لیس فی مثل صنم

وقت است کہ حجر کشیدیم زادہ بر خویش ہیچ امید وصال
دیدہ ام از تو صنم چند ادا آہا اشنہ تو ام

حیف صد حیف ہی افسوس صد افسوس لغ سوس آیا ہنگام اجل
چھٹ گیا زخم جگر سے میرے پہا آہا اب نکل جاتا کا دم

اب معزز تیری سب سلسلہ موزوں نہیں شک فی نہیں ذرہ
یہہ غزل جسنے سنی اپنے سرا آہا تازہ بتازہ رقم

غزل سودا

نیم جان ہیں یہ ترے چشم کے بیمار کئی — کئے خنجر مژگان سے دل افگار کئی

کوئی سسکتا ہی کوئی تڑپے ہی کوئی بیحس — آج دیکھے ترے کوچے کے گرفتار کئی

عشق ہی شرط ہی کیا ہی مرض الموت مجھے — یارب انسان کے مرنے کو ہیں آزار کئی

شیخ مجھکو نہ ڈرا اپنی بڑی پگڑی سے — ایسے ہیں دیکھ لئے گنبد دستار کئی

تیرے بازار میں اب کیونکہ نہ بگڑے سودا — ایک یوسف نظر آتا ہی خریدار کئی

غزل سوز

چشم جانان نے دل زار کو سونے نہ دیا
رات بیمار نے بیمار کو سونے نہ دیا

یاد دلوا کے صنم یار تیری آنکھون نے
باغ مین نرگس بیمار کو سونے نہ دیا

قبر مین جنکو سلانا تھا سلایا انکو
پر مجھے چرخ ستمگار نے سونے نہ دیا

آرزو دلمین ہی اب لاش میری دفن کرو
گور مین چمن سے بلہار کو سونے نہ دیا

ہی یہہ مشہور کہ سولی پہ بھی آتی ہی نیند
وان مجھے آنسوون کے تار نے سونے نہ دیا

غزل سوز

[illegible]

کبھو خندۂ گل سے یہ دل کھلا آرزو ... کروں کیسے عزم دین باغ بہت کیا مجھ بھی تماشائی ...

[illegible]